

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13 اکتوبر 2017ء بمطابق 22 محرم الحرام 1439 ہجری بعد از دوپہر دو بجرتین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
فَإِنَّمَا بُمِثِلَ مَا ءَامَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ آهْتَدُوا وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ  
أَتَحَابُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلِنَا أَعْمَلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَلُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ -  
(ترجمہ): پھر اگر وہ اسی طرح ایمان لائے جس طرح تم ایمان لائے ہو، تو ہدایت پر ہے اور اگر وہ اس سے  
منہ پھیریں تو کھلی بات ہے کہ وہ ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں، لہذا اطمینان رکھو کہ ان کے مقابلے میں اللہ  
تمہاری حمایت کے لیے کافی ہے اور سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے۔ کہو! اللہ کا رنگ کا اختیار کرو اس کے  
رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو گا؟ اور ہم اسی کی بندگی کرنے والے لوگ ہیں۔ اے نبی ﷺ ان سے  
کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب بھی، ہمارے  
اعمال ہمارے لیے ہیں تمہارے اعمال تمہارے لیے ہے اور ہم اللہ ہی کیلئے اپنی بندگی کو خالص کر چکے ہیں۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکویسٹ آئی تھی کہ یہ کونسلرز دوسرے دن تک کر لیں تو Next date تک ہم یہ کونسلرز Monday کو یا Tuesday تک سارے کونسلرز آپ اس کو کر دیں۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب جمشید مہمند صاحب، جناب افتخار مشوانی صاحب، جناب وجیہ الزمان صاحب، اعظم خان درانی، سردار اورنگزیب نلوٹھا، سردار فرید احمد خان، سردار محمد ادریس، فضل حکیم، ان کی چھٹی منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

## توجہ دلاؤ نوٹس

**Mr. Speaker:** Item No. 05, 'Privilege Motions': Malik Noor Saleem Khan, lapsed. Item No. 07, 'Call Attention Notices': Mr. Shah Hussain.

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی اور حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 10 اگست 2017 کو خیبر پختونخوا حکومت نے نوٹیفیکیشن نمبر Rev:vi/Creation of new Distt:/Kolai Pallas/Kohistan/16361 کے تحت کولئی پالس نیا ضلع بنایا ہے جس میں تحصیل الائی ضلع بگلرام کے علاقے وادی چوڑ اور بلیجہ کو اس ضلع میں شامل کیا گیا ہے حالانکہ وادی چوڑ اور بلیجہ دونوں علاقے 1947 سے الائی کا حصہ ہیں اور الائی کے عوام کے قبضے میں ہیں، الائی کے اقوام اس پر تصرف بھی رکھتے ہیں، نیز مذکورہ علاقے انتظامی لحاظ سے تحصیل الائی ضلع بگلرام کا حصہ ہیں۔ صوبائی حکومت کے اس فعل سے الائی کے عوام میں شدید بے چینی، اضطراب، غم و غصہ پایا جاتا ہے کہ ایک ضلع کی زمین دوسرے ضلع میں ضم کی گئی ہے، لہذا صوبائی حکومت فوری طور پر اپنا یہ فیصلہ واپس لے تاکہ الائی کے عوام کی بے چینی، اضطراب اور غم و غصہ کو ختم کیا جاسکے۔

جناب سپیکر صاحب! زہ د کولئی پالس د ضلعی خلاف نہ یم، بنہ شوی دی او دا پینخویشٹ ضلعی دی او پینخویشٹ د دی صوبی کنبی نورې جوړې شی خود الائی وادی چوڑ دا ډیره غتہ Valley ده، وادی ده او دا چراگاہ دے، دا جی کنالونہ نہ دی، دا پہ لکھونو کنالہ زمکہ ده، د الائی خلق د هغې قلنگ هم اخلی، مونزه د هغې مالکانان یو، زمونزه پرې تصرف هم دے۔ انتظامی لحاظ

سرہ ہم دا د بتگرام د ضلعی حصہ دہ۔ صوبائی حکومت چہی دا کله ضلع جو رولہ نو د هغہ، چونکہ هغه علاقہ کمہ وه نو دوئ ورسره دا د بتگرام او الائی علاقہ یا قصداً یا پیرہ باندي خو دا ورسره شاملہ کرہی دہ۔ زما ستاسو پہ وساطت سرہ د صوبائی حکومت نہ دا درخواست دے چہی هغوی خپلہ دا فیصلہ واپس واخلی۔ بہی شک کولئی او پالس کومہ ضلع چہی دہ، دا ضلع وی خو زمونبرہ د الائی چہی کومہ علاقہ دہ چہی کوم زمونبرہ جائیداد دے، مونبرہ پرہی تصرف ساتو، مونبرہ نئی قلنگ اخلو، هغه د کم از کم دہی ضلعی نہ او باسی۔ ډیره مہربانی سر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر ایلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): شکریہ محترم سپیکر صاحب۔ محترم شاہ حسین صاحب کی توجہ دلاؤ نوٹس کے بارے میں میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ میری ریکویسٹ ہوگی کہ Monday والے دن یہ آکے SMBR کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور جو Possible، جو ممکن ہو سکے گا، ان شاء اللہ ہم اس کیلئے بھرپور کوشش کریں گے کہ ان کے تحفظات دور کئے جائیں۔

جناب سپیکر: زرگل خان ایلیز۔

جناب زرگل خان: جناب سپیکر صاحب! دا آنریبل ممبر چہی کوم دغه بیان او کرو، پہ دیکبئی دا نوٹیفیکشن چہی دے دا 2017 کبئی چہی کوم شوے دے او کومہی علاقہی نئی چہی پہ دیکبئی شامل کرہی دی نو ستاسو پہ وساطت سرہ د دوئ پہ نوٹس کبئی زہ راولم چہی پہ 2014 کبئی د لوئر کوہستان ضلعی نوٹیفیکیشن شوے وو نو هغه نوٹیفیکیشن چہی کیدو نو دغه علاقہی پہ هغه وخت کبئی د دہی حصہ وه نو بیا پہ 1976 کبئی کوہستان ضلع جو پڑہ شوہی دہ، پہ 1976 کبئی ہم دغه علاقہی چہی دی د کوہستان حصہ وه، بیا 1993 کبئی د شاہ حسین باچا دا ضلع چہی کومہ وه بتگرام، هغه بتگرام تحصیل اپ گریڈ شو نو دا پہ هغه وخت کبئی ہم پہ بتگرام کبئی دا نہ دی شامل، یعنی دا حکومت خہ نوے کار نہ دے کرے، هغه چہی کوم اپ گریڈیشن کیدو او هغه ایریاز پہ دیکبئی شامل شوی دی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ حسین خان!

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی چي زرگل خان چي دے دا خود تور غردے جی او پی تی آئی تہ د دعا کوی او عمران تہ د دعا کوی چي د ہلتہ نہ ایم پی اے منتخب شو۔ دے د ما تہ دا اووائی چي پہ کوهستان کبني دے چي د کومې حلقې نہ ایم پی اے منتخب شوے دے، دے د پہ ہغې کبني د یو کلی نوم واخلی او دا د راتہ اووائی چي پہ ہغې کبني دومرہ جماتونہ دی، زہ بہ ئي او منمہ، (تقمے) غلط بیانی کوی۔ دا داسی وہ جی چي دا پہ 1967 پہ ایبٹ آباد کبني پہ دې باندې شریعت او شو جی او بیا پہ 1967 کبني پہ اکورہ ختک کبني جید علمائے کرامو دا فیصلہ او کرہ چي دا الائی حصہ دہ، بیا جی دا بلیجہ چي دہ جی د ہغې پہ 2011 کبني شریعت او شو پہ ایبٹ آباد کبني د کمشنر ہزارہ پہ دفتر کبني د ہغې ریکارڈ موجود دے، د بتگرام پیتی کمشنر پہ دفتر کبني د ہغې ریکارڈ موجود دے۔ جناب سپیکر صاحب! دا مونر لہ چا پہ خیرات نہ دہ کری۔ سپیکر صاحب! پہ دې باندې مونرہ شریعت ہم ہغہ کرے دے، پہ دې باندې مونرہ توپک ہم راخستے دے، دا مونر لہ داسی چا پہ آسانی نہ دہ راکرې یا دا مونرہ پہ آسانی نہ دہ قبضہ کرې یا دا زمونر نہ وہ۔ د پاکستان تاسو نقشہ او گورئ د بتگرام، د بتگرام پہ نقشہ کبني دا اوس ہم موجود دے، بندوبست ئے نہ دے کرے نو حکومت بہ نہ وی کرے او نہ دا ما لہ داسی چا راکرے دے، دا زما جائیداد دے، پہ خیل جائیداد باندې سرے سرے ہم کوی، بل پرې ہم وژنی۔ دا دیرہ دغہ خبرہ دہ جی او دا زہ لکہ، دا دوئ چي کومہ او کرہ دا ئي انتہائی غلط بیانی او کرلہ، د 1967 شریعت ئي ہیر کرو، د 2013 شریعت ئي ہیر کرو، 2011 والا شریعت ئي ہیر کرو، د ایبٹ آباد ئي ہیر کرو، غیر جانبدار علمائے کرام راغلی وو، ہغوی دا فیصلہ کرې دہ، دا زما علاقہ دہ او دا علاقہ بہ ان شاء اللہ تعالیٰ دا حکومت ما لہ واپس کوی۔

جناب سپیکر: چونکہ دا کال اٹنشن دے پہ دې دغہ کبني تاسو وائی نو پہ دې باندې مونرہ پورہ بحث د پارہ منظورولے شو خو زما خیال دے چي اوس تاسو خہ وائی، لاء منسٹر صاحب تاسو تہ او وئیل چي SBR سرہ بہ ستاسو میتنگ او کرو۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اس پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: Monday کو اس پر مینٹنگ کر لیں گے، آپ بیٹھ جائیں۔ پلیز دو منٹ میں بات کر لیں  
ستار صاحب!

جناب عبدالستار خان: سر! بڑی مہربانی۔ سر! میرے بھائی شاہ حسین نے کال اینیشن لایا ہے باقی تو اس پر بات ہوگی، ہم بھی اس پر موشن لائیں گے لیکن میں گزارش صرف اتنا کروں گا جناب سپیکر! کہ یہ بات ریکارڈ پر آنی چاہیے کہ یہ ضلع ہمارا جو بنا ہے 1976 میں کوہستان، اس نوٹیفیکیشن کے مطابق انتظامی لحاظ سے یہ علاقہ کوہستان کا حصہ رہا ہے۔ اس کے بعد 93ء میں ان کی تحصیل بنگرام جو ہے اس کے Status کو اپ گریڈ کر کے اس کو ضلع بنایا جس کا نوٹیفیکیشن میرے پاس ہے، اس میں یہ علاقہ اس بنگرام میں شامل نہیں ہے انتظامی لحاظ سے، دو باتیں۔ تیسری بات 2014 میں لوئر کوہستان بنا، یہ علاقہ تحصیل پالس کا حصہ رہا ہے اور اس نوٹیفیکیشن میں سارے پٹوار سرکلز، موضع جات اور ہمارے پاس ساری ڈاکیومنٹس ہیں۔ تیسری بات سر! 1947 سے پہلے تاج برطانیہ کے زمانے میں یہ علاقہ انتظامی طور پر یاغستان کا حصہ رہا ہے، شاہ حسین بھائی نے تو بات کی ہے، میں تقریباً آپ کو ریکارڈ پیش کر سکتا ہوں جناب سپیکر! یہ 1890 کا 127 سال قبل تاج برطانیہ کے زمانے کا، یہ علاقہ ہمارے کوہستان کا حصہ رہا ہے لیکن یہ بات اس میں مزید ہم الجھنا نہیں چاہتے۔ شریعت کی بات کی، وہ اکوڑہ ٹنک کے جو مفتی حضرات ہیں، ان کا فتویٰ میں اسمبلی کو پیش کر سکتا ہوں لیکن یہ بات ہم فورم پر کریں گے۔ آج ہم بھی ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ اگر 1993 میں جب ضلع بنگرام بنا تھا تو اس کا نوٹیفیکیشن میرے پاس ہے، مجھے بتائیں کہ اس علاقے کا کوئی بھی موضع جات اس میں شامل ہیں، لہذا یہ میں گزارش کروں گا کہ یہ علاقہ جو ہے چوڑ، تاریخی اعتبار سے، انتظامی اعتبار سے اور ملکیتی اعتبار سے آج تک یہ کوہستان کا حصہ رہا ہے اور نیا ضلع جو تخلیق ہوا ہے 2017 میں، ضلع کوئی پالس کوہستان اس کا حصہ ہے، جزو لاینفک ہے اور اس کا اوٹ انگ ہے، اس میں مزید رد و بدل نہ کیا جائے، میری یہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح ہے، یہ دیکھیں یا تو اس کے اوپر آپ Proper Debate کر لیں، ایک نوٹس دے دیں تاکہ اس کے اوپر ڈیبٹ کر لیں، جو لیگل ہے، ابھی کال اینیشن پر اتنی بحث نہیں ہو سکتی۔ میں اس طرح کرتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو Detailed discussion کیلئے ہم اس کو وہ کر لیں گے، (مداخلت) ٹھیک ہے اور آپ Monday کو مینٹنگ کر لیں گے اس پہ، ٹھیک ہے۔ سردار اونگزیب نلوٹھا، Lapsed۔ آئٹم نمبر 8: منسٹر فار لاء، (مداخلت) اچھا، آپ کا تو Lapse ہو گیا۔ آپ

Kindly مجھے، میں Monday یا Tuesday کو اس کو پھر ایڈجسٹ کر لوں گا، ابھی چونکہ اس پر رولنگ آگئی ہے، (مداخلت) دیکھیں! اس پر چونکہ رولنگ آگئی ہے، اس کے بعد مناسب نہیں، Legally نہیں ہو سکتا، Monday یا Tuesday کو میں ان شاء اللہ اس کو ایڈجسٹ کروں گا۔ (مداخلت) نور سلیم صاحب! میں نے Commit کیا نا، ان شاء اللہ Monday کو میں آپ کو وقت دے دوں گا۔

وزیر قانون: Monday تھیک دے Already lapse شوے دے، یہ Monday بانڈی بہ پہ دہی کال اٹنشن بانڈی۔۔۔

جناب سپیکر: Monday کو اس کو ڈال دوں گا، Monday کو لے لیں گے۔ (مداخلت) نہیں، آپ مفتی جانان سے بھی سائن کروادیں، کسی اور سے بھی سائن کروادیں تاکہ جو بھی ہے ان شاء اللہ ہم اس کریں گے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا منرل سیکٹر گورنمنٹ مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08: Minister for Law, please.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker, I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mineral Sector Governance Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

(Interruption)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! آپ اس پر بات کر لیں گے لیکن میں نے چونکہ آپ کو بتایا تھا کہ وہ ٹیپنگ اسسٹمنٹ والا تھوڑا آگے کرتا ہوں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں، ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2017 کا متعارف کرایا

جانا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 9: آئرپیل سینئر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، لاء منسٹر! آپ اس کو Introduce کروادیں۔

Minister for Law: Mr. Speaker, I, on behalf of the Minister for Local Government, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

غیر سرکاری مسودات قانون کو اعلامیہ میں شامل کرنے کیلئے قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, Mehmood Jan Khan. Mehmood Jan Khan, Item No. 10.

Mr. Mehmood Jan: Janab Speaker, I beg to move under the rule 240 that the provision of rule 22, an auxiliary rule may be suspended and the Assembly may be allowed to transact Private Member Bills as additional items.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 22, an auxiliary rule may be suspended under rule 240 to allow the Assembly to transact Private Member Bills as additional agenda? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Item No. 10, Mr. Mehmood Jan, MPA, Madam Uzma Khan, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, Mr. Shah Hussain Khan and Mr. Munawar Khan Advocate MPA-----

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! میرا بھی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس میں نہیں ہیں، آپ اس میں نہیں ہیں، اس میں محمود جان خان ہے، عظمیٰ

خان ہے، فخر اعظم وزیر ہے، مسٹر شاہ حسین خان اور مسٹر منور خان ایڈوکیٹ۔ جی محمود خان!۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! میرا مائیک آن ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، خیر اس کے بعد آپ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! اس میں میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں اس طرح کرتے ہیں کہ اس میں کافی شقیں ہیں، کچھ ایک پیش کرے گا کچھ دوسرا

پیش کرے گا تاکہ ٹائم بھی۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: اوکے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب! پلیز۔

Mr. Mehmood Jan: Mr. Speaker! I wish to move a motion for leave under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of the Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Energy and Power Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber

Pakhtunkhwa, Appointment of Employees of Establishment M&E System in Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes'. یہ آپ نے کونسا کیا ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: سر! یہ انرجی اینڈ پاور کے بل میں ہے، میرے ساتھ M&E میں نہیں ہے، سر! آپ کنفیوز کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر کونسا ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: آئٹم نمبر 10۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 10، آئٹم نمبر 10۔

جناب محمود جان: انرجی اینڈ پاور ہے میرے پاس، سر! ما لہ ٹی انرجی اینڈ پاور راکریے دے۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 10، آپ نے تو اس پہ محمود خان لکھا ہے؟

محترمہ عظمیٰ خان: سر! یہ 10 میں محمود جان صاحب نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، ہاں عظمیٰ خان! چلو۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اپوائنڈمنٹ آف ایمپلائز آف اسٹیبلشمنٹ آف ایم

اینڈ ای سسٹم خیبر پختونخوا مجریہ 2017 کو متعارف کرانے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا

Madam Uzma Khan: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I wish to move, Sir, I wish to move a resolution for leave under the rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Employees of Establishment of M&E System in Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Employees of Establishment of M&E System in Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Item No. 11: Madam Uzma Khan, please. Mr. Fakhr e Azam Wazir.

فخر اعظم وزیر صاحب! آپ شاہ حسین خان یہ سارے وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک کو موقع ملنا چاہیے نا۔



Madam Uzma Khan: Thank you, Members and Speaker also.

جناب سپیکر: اس نے مجھے کہا تھا فخر اعظم نے، جی جی، فخر اعظم صاحب! پلیز فخر اعظم صاحب، اس کے بعد شاہ حسین صاحب آپ کر لیں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: آئٹم نمبر 11 ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اپوائنٹمنٹ آف ایمپلائز آف اسٹیبلشمنٹ آف ایم اینڈ ای سسٹم خیبر پختونخوا مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Employees of Establishment of M&E System in Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 12, Maulana Lutf-ur-Rehman Sahib, Leader of the Opposition, Mr. Noor Saleem Malik, Sardar Hussain Babak Sahib, Arbab Waseem Sahib, Mr. Mehmood Ahmad, Mehmood Khan, Sardar Aurangzeb Nalotha, Sardar Farid Ahmad Khan, Madam Nighat Orakzai, Mr. Muhammad Ali Shah, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, Mr. Anwar Hayat and Askar Parvez, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Capacity Building, Planning and Development Department Employees (Regularization of Services)

Bill, 2017! کون کر لے گا؟ ملک نور سلیم!

Mr. Noor Saleem Malik: Thank you Mr. Speaker, rules have already been relaxed so,

رول تو Already relaxed ہے تو آپ 13 پہ چلے جائیں، آئٹم نمبر 13 پہ تو پھر Introduce کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی جی، نہیں بس میں ہاؤس سے یہ لینا چاہتا ہوں نا، یہ آپ نے پڑھنا ہے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

{ خیبر پختونخوا Capacity Building پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ایمپلائز (ریگولر ایزیشن آف

سروسز) مجریہ 2017 }

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Capacity Building, Planning and Development Department Employees (Regularization of Services) Bill, 2017?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

{ خیبر پختونخوا Capacity Building پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ایپلائرز (ریگولرائزیشن آف

سروسز) مجریہ 2017 }

Mr. Speaker: Item No. 13, Malik Noor Saleem Sahib.

Malik Noor Saleem: Thank you Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Capacity Building, Planning and Development Department Employees (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

غیر سرکاری مسودہ قانون کو متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

{ خیبر پختونخوا ایپلائرز آف انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ ایپلائرز (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ

2017 }

Mr. Speaker: Item No. 14, Mr. Mehmood Jan, Sardar Hussain Babak Sahib, Mr. Bakht Baidar Sahib, Sahibzada Sanaullah Sahib, Mr. Gohar Nawaz Khan, Mr. Zareen Gul Sahib, Mr. Shah Hussain Sahib and Mr. Shaukat Ali Yousafzai MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Employees of Establishment of M&E System in Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2017.

جناب محمود جان: زہ وایم سر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

Mr. Mehmood Jan: I wish to move a motion for leave under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Energy and Power Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Employees of the Establishment of

M&E System in Khyber Pakhtunkhwa Bill, 2017? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

(Interruption)

جناب سپیکر: سوری، ازجی، یہ ایک دفعہ پھر محمود صاحب! آپ نے ٹھیک پڑھا،

The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Energy and Power Department (Regularization of Services) Bill, 2017? Ji, please, those who are in favour of it may say 'Yes' and those are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Sardar Hussain Babak Sahib, Mehmood Khan! Please.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

{ خیبر پختونخوا ایمپلائرز آف انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ ایمپلائرز (ریگولرائزیشن آف

سروسز) مجریہ 2017 }

Mr. Mehmood Jan: Janab Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Energy and Power Department (Regularization of Services) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 17, 16 & 17. Sardar Aurangzeb Nalotha, Sardar Zahoor Ahmad, Mr. Askar Parvez, Mr. Munawar Khan Advocate, Sahibzada Sanauallah, Syed Jafar Shah Sahib, Sardar Hussain Babak, Mian Zia-ur-Rehman Sahib, Mr. Muhammad Rashad Khan, Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib, Mr. Muhammad Ali, Mr. Fakhr-e-Azam, Mr. Mehmood Khan, Madam Uzma, Miss Aamna Sardar and Bibi Fozia and Miss Aysha Naeem, MPA, to please move their joint amendment sub-clause (1) of Clause 1. Ji, 'Consideration Stage'-----

(Interruption)

جناب سپیکر: پہلے آپ، اس کے بعد آپ اپنا منڈ منٹ لائیں گے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! آئٹم نمبر 16 ہفتہ زما دے۔

جناب سپیکر: سوری، میں نہیں سمجھا، یہ 'Consideration' پہلے کریں، اس کی اپنا منڈ منٹس آئیں گی۔

Mr. Mehmood Jan: I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa Regularization-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: سب کو موقع دیتے ہیں ایک کو نہیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب محمود جان: سر! ہے، موڈر میں ہوں نا۔ I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa-----

جناب شاہ حسین خان: سر! اس میں محمود جان نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہے، اس میں ہے، میں آپ کو نام بتاتا ہوں، محمود جان ہیں اس میں، جی جی، میں اس میں اس طرح کروں گا کیونکہ کام اس میں کافی ہے تو میں سب کو ایک ایک موقع دوں گا تاکہ وہ نمائندگی کر سکیں۔ ٹھیک ہے میں سب کو موقع دیتا ہوں اس کے بعد۔ میڈم! آپ کو اس کے بعد موقع دے دوں گا۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ریگولر ایزیشن آف سروسز آف ٹیچنگ

اسسٹنٹس بطور لیکچرارز مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Mehmood Jan: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lecturers Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lecturers Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Consideration Stage': Amendment in sub-clause (1) of Clause 1. Ji, Sardar-----

(Interruption)

جناب سپیکر: Withdraw ہیں؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی، اچھا۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، اس میں Withdraw ہو گئے ہیں سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کی امانڈ منٹس تو ہمیں نہیں ملیں مشتاق غنی صاحب! اچھا اس میں امانڈ منٹس جو آپ لوگوں نے دی ہیں، آپ نے Withdraw کرنی ہیں کہ نہیں کرنی؟  
جناب سردار حسین: جی، ہمیں Withdraw کرنی ہے۔

Mr. Jafar Shah: We to withdraw because it is subjudice.

جناب سپیکر: میڈم!----

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، اوکے، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا ما چہ کوم امانڈ منٹ جمع کرے وو او زمونر ملگرو ہم چہ کوم امانڈ منٹس جمع کری وو د فاقا پہ حوالہ چونکہ د ہغہ ایمپلائز پہ حوالہ بانڈی دا کیس پہ عدالت کنبہ دے او ظاہرہ خبرہ دہ بیا دلتہ مونر پہ ہغہ بانڈی Proceed کولہ نشو، لہذا پہ ہغہ وجہ بانڈی زہ ہم خپل امانڈ منٹ واپس اخلم او زما دا خیال دے چہ د ہاؤس نورو ملگرو ہم او وئیل چہ ہغہ امانڈ منٹس چہ دی ہغہ مونر پہ دغہ وجہ واپس اخلو۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب کہہ رہے ہیں کہ چونکہ یہ Sub judice ہے اور اسلئے ہم سب ایم پی ایز نے یہ مشورہ کیا ہے کہ ہم اپنی اپنی امانڈ منٹس واپس لے رہے ہیں، Agreed۔ جی میڈم! آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ جی عظمیٰ خان! میڈم عظمیٰ!

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! یہ کیس کورٹ میں اسلئے ہے کہ وہ ریگولرائزیشن کیلئے Struggle کر رہے ہیں، وہ چاہ رہے ہیں کہ ہمیں پراونشل گورنمنٹ ریگولرائز نہیں کر رہی، اسٹیبلشمنٹ اور ان تمام ڈیپارٹمنٹس سے ان کو پرابلم ہو رہا ہے، اگر آپ ریگولرائز کرتے ہیں تو کیس کورٹ Sub judice نہیں رہے گا۔ اس کے بعد آپ کو کورٹ ڈائرکشن دے گی کہ ان کو ریگولرائز کریں سر۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے کہ وہ گورنمنٹ کو ڈائرکشن دیں گے، وہ ہمیں ڈائرکشن نہیں دیں گے  
چونکہ-----

محترمہ عظمیٰ خان: گورنمنٹ کو ہی دیں گے سر! Government means یہاں جو اسمبلی

ہے-----

جناب سپیکر: میڈم! آپ چونکہ اگر آپ اس چیز کو کیونکہ پھر میں نہیں کر سکوں گا، Sub judge ہے تو پھر ہم نہیں کر سکیں گے اس کو، یہاں جب Sub judge ہو جاتا ہے تو پھر Legally وہ آپ نہیں Consider کر سکتے، وہ ہمارا اختیار ہی ختم ہوتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! اس کی Cause کو آپ ختم کر سکتے ہیں، اگر آپ یہاں بل پاس کر لیں تو کیس بھی ختم ہو سکتا ہے، اس کی Cause بھی ختم ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ میڈم! اس کو کنفیوز نہ کریں پلیز۔ ہاں جی، جی مشتاق غنی صاحب! ساری Amendments withdrawn, all amendments withdrawn-----

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر!

جناب سپیکر: جی، مشتاق صاحب!

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! ہم نے اس میں کچھ امینڈمنٹس Preamble میں پیش کرنی ہیں، تھینک یو ویری مج جناب سپیکر۔ سر! اس کی Preamble میں جو فگر دیا گیا ہے 862، ابھی یہ فگر 862 نہیں ہے ابھی یہ 772 ہے کیونکہ بہت سے ٹیچنگ اسسٹنٹس پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھی ہمارے پاس آچکے ہیں تو اب ہمارے پاس جو ٹیچنگ اسسٹنٹس کام کر رہے ہیں، وہ 772 ان کا فگر ہے، ایک تو یہ Correction preamble میں کر لی جائے اور جیسے اس میں (e) جو ہے نمبر 2. Definitions. (e) “Teaching Assistants” means Teaching Assistants appointed by department on contract basis for a period of two years’.

ہے بلکہ (e) جو ہے وہ اس طریقے سے اس کو ہم ڈالنا چاہتے ہیں کہ “Teaching Assistants” means Teaching Assistants appointed by department on fix pay against the vacant post of lecturer” اور ایک ایڈیشنل ہم اس میں Clause ڈال رہے

ہیں (f) “Post” means a post of lecturer (BS-17) in the Higher Education Archives and Libraries Department and as required to be filled in, on the recommendation of the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission’ تاکہ اسی Analogy پہ یہ سارا ایکٹ ہمارا آگے چلا جائے گا

تو یہ اس میں ہم نے Add کیا ہے۔ اس طرح 3 Section جو ہے، اس میں جہاں پہ یہ لکھا ہوا ہے کہ “All Teaching Assistants shall deemed to be contract lecturers and are hereby regularized as Lecturers, who were performing duties and holding the posts of teaching assistants in department” اس کو ہم نے

باقی وہی ہے جو اس میں Section 3 میں دیا ہوا ہے صرف Teaching Assistants shall deemed سے لے کے یہاں ہم نے کیا “Notwithstanding anything contained in any Law or rules all Teaching Assistants who are holding the posts till the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly selected and appointed as lecturer to these posts on regular basis from the date commencement of this Act”. This is the legal---

جناب سپیکر: تو آپ یہ امینڈمنٹس اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں؟

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس سے پوچھنا چاہتا ہوں، Preamble، اچھا تھوڑا، ایک منٹ آپ تھوڑا ہاؤس

کو Explain کریں کہ یہ کیا چیز ہے تاکہ ان کو پتہ چلے کہ آپ کیا امینڈمنٹس لانا چاہتے ہیں۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! پہلا میں نے Explain کیا کہ 862 تعداد دی گئی ہے جن کو ہم ریگولر آج

کر رہے ہیں لیکن 862 نہیں ہیں 772 ہیں In fact، 772 یہ ٹوٹل اس وقت ٹیچنگ اسٹنٹس کی

Strength ہے تو اس کو ہم 772 کا فگر لانا چاہتے ہیں 862 کی بجائے۔ دوسری میں نے یہ کی ہے کہ اس

میں (e) جو ہے، وہ یہ ہے، ٹھیک ہے ناجی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji ji, carry on.

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: (e) جو ہے، اس میں یہاں پر لکھا ہے کہ “Contract basis for a

“Teaching Assistants” period of two years” ہم نے یہ چیخ کی ہے کہ

means Teaching Assistants appointed by department on fix pay

against the vacant post of lecturer”۔ Two years میں نہیں ہیں، یہ

Extendable تھا، Extend ہو تا رہا ابھی تک اور یہ آج ختم ہو جائے گا لیکن یہ Legal language

ہے اس کی۔ اس میں پھر clause (f) ہم نے ایک Add کی ہے جو اور بجٹل بل میں نہیں ہے،

“Post” means a post of lecturer (BS-17) یعنی یہ جو لوگ ہیں، یہ BS-17 میں چلے

In the Higher Education Archives and Libraries گے، ریگولر آج ہوں گے

Department and as required to be filled in, on the recommendation

of the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission”۔ یعنی جیسے

پبلک سروس کمیشن کے تھرو آگے چیز چلتی ہے، اسی طریقے سے اسی Analogy پر ہم بھی یعنی ایسے

سنیاریٹی کا مسئلہ ہوتا ہے تو اس میں جو میرٹ پر سب سے زیادہ ہے، وہ آتا ہے یا نوٹیفیکیشن جن کا پہلے ہوا

ہے، ان میں Different dates میں نوٹیفیکیشنز ہوتے رہے ہیں تو یہ اس کیلئے ہم نے رکھا ہے تاکہ کل کوئی Legal چیز پیدا نہ ہو جائے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں وہ Explanation تو کر لیں نا۔ آپ پلیز بیٹھ جائیں، میں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میں موڈ کر لوں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ بیٹھ جائیں، وہ Explain کر لے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: Section 3 جو ہے جی، اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ “All Teaching Assistants shall be deemed to be contract lecturers and are hereby regularized as Lecturers, who were performing duties and holding the posts of teaching assistant” the posts of teaching assistant، ہم نے یہاں کیا ہے کہ “Notwithstanding anything contained in any law or rules, all Teaching Assistants who are holding the posts till the commencement of this Act, shall be deemed to have been validly selected and appointed as lecturer to these posts on regular basis from the date commencement of this Act” یعنی یہ جو ایکٹ کی Date of commencement ہے، اس کے بعد یہ لیکچرارز ہمارے Consider ہوں گے۔ اس کے بعد جہاں جہاں ٹیچنگ اسٹنٹس لفظ، انہوں نے بل میں لیکچرارز لکھا ہوا ہے، ہم نے اس کو Replace کیا ہے With Teaching Assistants، جیسے (c) میں ہے “Such lecturers” تو “Such Teaching Assistants” تو ہم نے لکھا ہے کہ “Such Teaching Assistants” اس طرح (d) میں ہے “Lecturers”، وہاں پر بھی ہم نے “Teaching Assistants” کیا ہے صرف۔ پھر 2 جو ہے اس کا، یہ تو 1 Clause تھی Section 3 کی، 2 میں صرف “There” انہوں نے لکھا ہے اس میں، “For the purposes of sub-section (1), the date, on which there recommendation” “On which the recommendation” اس میں “There” کی بجائے “The” لفظ کیا ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب!



جناب سپیکر: میں اس کو موقع دوں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں تاکہ اگر کوئی ٹیکنیکل بات ہو

تو آپ لوگ اس پر اپنی Suggestions دیں، اس پر بات کریں۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: Section 4 میں بھی۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایوں خان: میں اپنا موڈ کر لوں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میڈم! یہ تو وضاحت کر لیں نا پھر میں آپ کو دیتا ہوں۔

محترمہ معراج ہمایوں خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کیا کرنا چاہتی ہیں جی، آپ کو موقع دے رہے ہیں نا؟

محترمہ معراج ہمایوں خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو کیا کہا ہے، میں کیا کہہ رہا ہوں، آپ کو موقع دے رہے ہیں؟

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہماری امنڈمنٹس سے بل چیئنج نہیں ہو رہا، اس کی لینگویج درست ہو رہی ہے، ہم

ان کو ریگولرائز کر رہے ہیں آج کی Date سے۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایوں خان: میں اپنی امنڈمنٹ موڈ کر لوں تو۔۔۔۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ پھر کسی وقت پھر لانا پڑ جائے گی اسمبلی کے اندر تو اس کو Correct کرنے

کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھو، ٹیکنیکل، مطلب جو پاس کرنا ہے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: باقی تو بل۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات کر لیں اس کے اوپر اگر۔۔۔۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: آج ہم سب نے پاس کرنا ہے اور یہ ریگولرائز ہو جائیں گے آج کے بعد، لیکن اس

کی لینگویج جو ہے پھر جو کل امنڈمنٹس آئیں گی تو آج ہی ان کو ہم ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اب ”There“ اور

”The“ میں کیا فرق ہے یا انہوں نے لیکچررز لکھا ہے تو ہم ٹیچنگ اسٹنٹس لکھ رہے ہیں کہ یہ پہلے لیکچررز

نہیں تھے ٹیچنگ اسٹنٹس تھے تو پھر جو امنڈمنٹ آئے گی تو ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: باقی ہم سب اس پر متفق ہیں۔ اچھا جی، سیکشن 4 کا 2 جو ہے، وہاں پر بھی انہوں

نے لیکچررز لکھا ہے ہم نے ٹیچنگ اسٹنٹس کیا ہے اور اس میں ایک ہے کہ ”On the basis of

their continues officiating in service from the date of their joining

as teaching assistant in the department”۔ اس کو ہم نے چیلنج کیا ہے کہ  
 “Regularized under this Act shall be determined on the basis of  
 Within the their merit” جو بات میں نے پہلے کی تھی کیونکہ یہ ایک نیا ایشو کھڑا ہو جائے گا  
 department، تو یہ آج ہی اس میں طے ہو جانا چاہیے کہ میرٹ کے مطابق ان کی وہ بنے گی۔  
 “Regularized under this Act shall be determined on the basis of  
 their merit order of Appointment as Teaching Assistants in Higher  
 Education Archives and Libraries” جیسے پبلک سروس کمیشن میرٹ پر وہ کرتا ہے تو یہ  
 بھی ہم نے میرٹ پر یہ سارے ٹیچرز جو ہیں، ان کی وہاں پر ہو جائے گی، سنیارٹی جو آئے گی اور پھر ایک چیز  
 ہے میرٹ تو ہمارے پاس موجود ہے نامیڈم، میرٹ ان کا جو ٹیسٹ ہوا ہے، وہ میرٹ موجود ہے،  
 “Provided that if the date of continuous officiating in the case of  
 the lecturer two or more lecturers is the same older in age, shall rank senior to the younger one”. This is in the  
 “Provided that if the merit order in the original Bill اور ہم نے لکھا ہے کہ  
 case of two or more Teaching Assistants is the same, the Teaching  
 اور Assistants older in age shall be rank senior to the younger one”  
 “Provided that persons selected for Add نے ہم نے کی ہے  
 appointment to posts in an earlier notification shall rank senior to  
 the persons selected in a later notification”. یعنی جس کا پہلے نوٹیفیکیشن ہوا اس  
 کی پہلے سنیارٹی ہوگی جس کا بعد میں نوٹیفیکیشن ہوا اس کی بعد میں ہوگی۔ یہ سر! ایسے ایشوز ہوتے ہیں جو  
 ڈیپارٹمنٹ کو اس کے بعد Face کرنا پڑتے ہیں جو ہم نے آج ہی کر دیا تو یہی ہماری امانڈ منٹس تھیں۔  
 جناب سپیکر: میڈم معراج ہمایون!

محترمہ معراج ہمایون خان: دیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ زما صرف دا دغہ وو جی  
 چپی زما دغہ وو نو پکار دہ چپی ما موؤ کرے وے، د ہغی نہ مخکبئی ہغوی  
 شروع شولو، نو اوس بنہ دہ چپی دیپارٹمنٹ پہ دہی باندہی کار او کر لو And I am  
 I am thankful، اوس بہ ٹی زہ موؤ کریم، نہ بہ ٹی د دغہ د پارہ او کریم چپی  
 I am thankful د تولو ایم پی ایز صاحبانو د طرف نہ ہغوی تولو دوی سرہ Agree  
 I am also very grateful to the کرل، خپل ہغہ امانڈ منٹس ٹی Withdraw کرل،

acknowledge Struggle department چپی هغوی د دومره مودې هغه Word, here and there هغه ئې چينج کرے کرلو او هغوی د لبر ډير بس هغه يو هغه نه دی راغلی، So I am very thankful also of the department on behalf of the Teaching Assistants I may be allowed Struggle کرے دے نو now, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, regularization of Services of Teaching Assistants-----

جناب سپیکر: میڈم! ایک منٹ، میں صرف ہاؤس سے یہ اجازت لینا چاہتا ہوں، میں اجازت لینا چاہتا ہوں، یہ Preamble and other amendments, moved by the honourable Minister, may be adopted, agreed?

(The motion was carried)

جناب سپیکر: اوکے، ابھی۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم انیسہ زیب صاحبہ!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ آج بہت تاریخی کام ہے جس میں بڑی خوشی کی بات ہے کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں جو ہیں، وہ اس پر متفق ہوئے، یہ بڑا ایک Genuine case تھا۔ میں صرف مسٹر صاحب! یہ پوچھنا چاہ رہی تھی، انہوں نے ابھی جو امینڈمنٹس پڑھی ہیں، ہمارے پاس ان کی In writing نہیں آئی ہیں تو اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سنیارٹی لسٹ تو انہوں نے بتائی ہے کہ جس دن سے جس کانوٹیشنیشن ہے، اس میں کیا قباحت تھی کہ ان کو اسی دن سے جس دن ان کی Date of appointment ہے، اس سے ہی ان کو ریگولرائز کر دیا جاتا، کیا اس سے کوئی فرق پڑتا؟ (مداخلت) نہیں نہیں، یہ آج جب نوٹیفائی ہوگا، اس دن سے وہ ریگولر ہوں گے، کچھلی سروس ان کی ریگولر میں کاؤنٹ نہیں ہوگی تو اس پوائنٹ سے میں کہہ رہی ہوں جب ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ سنیارٹی ہم Determine کر رہے ہیں کہ جس دن سے ان کانوٹیشنیشن ہوگا تو یہاں پر تھوڑا سا میں، مجھے ایک بیچ نظر آتی ہے۔ May be, he will be able to explain it۔

جناب سپیکر: جی، مشتاق صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر! ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میڈم انیسہ زیب کی یہ بات صحیح ہے مسٹر سپیکر! ان لوگوں نے کافی عرصہ سروس کی ہے، اگر ان کی بقایا سروس جیسا کہ میڈم کہہ رہی ہیں کہ وہاں سے آپ ان کو سناریٹی یا ریگولر ایزیشن نہ دیں پھر میرے خیال میں یہ بے چارے جو تین چار سال سے یہ سروس پر تھے۔

جناب سپیکر: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میڈم! ایک منٹ، ڈپٹی سپیکر صاحبہ بھی بات کرنا چاہتی ہیں، آپ نے یہ بل خود پڑھا ہے میڈم! نہیں نہیں اور بجٹل بل، تو Kindly آپ چیک کر لیں کہ اس میں یہ Covered ہیں کہ نہیں Covered۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ سر! امنڈ منٹس جو لارہے ہیں کہ وہ اپوائنٹمنٹ سے، آج سے وہ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: ہمارا یہ خیال تھا کہ وہ اس دن سے ریگولر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مہرتاج روغانی! پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ آج سے کہہ رہے ہیں نا؟

محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): جی تھینک یو ویری، جج مسٹر سپیکر۔ جیسے انیسہ بی بی کہہ رہی ہیں، ہم

ڈیپارٹمنٹ کی آسانی کیلئے کہہ رہے ہیں، It will become difficult for you Mushtaq

Ghani Sahib کہ آپ نے کہا کہ The اور Is اور Was یہ غلط ہیں نہیں، اس کے علاوہ بھی بہت چیزیں

ابھی آپ نے پڑھی ہیں، I wish کہ یہ امنڈ منٹس پہلے آجاتیں We should have read it اور

اب جیسے آپ کہتے ہیں سناریٹی، دیکھیں سناریٹی بہت مشکل چیز ہے، آپ نے بھی سروس کی ہے، میں نے

بھی کی ہے، This is seniority cun fitness، اس میں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کیلئے بہت پرابلمز

آئیں گے، I wish کہ یہ بات آپ پہلے کہہ دیتے، یہ صرف Is, was اور اس کی غلطی نہیں ہے، انہوں

نے ان الفاظ میں بہت کچھ کہہ دیا۔

جناب سپیکر: جی، چلو میں ایک منٹ میں چونکہ وہ تھوڑا وہ کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عظمیٰ!

محترمہ عظمیٰ خان: سر! مشتاق غنی صاحب کی Statement۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! وہ نوٹیفیکیشن کی بات کر رہے تھے۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی، میڈم! آپ پلیز دو منٹ میں اپنی بات Conclude کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! مشتاق غنی صاحب کی بات کے دو مطلب ہو سکتے ہیں، ایک جو انیسہ میڈم نے لیا کہ اس بل کے بعد جب نوٹیفیکیشن ہوگا تب سے سنیارٹی کاؤنٹ ہوگی۔ ایک جو میں نے Understand کیا مشتاق غنی صاحب نے کہا کہ جن کا پہلا نوٹیفیکیشن یادو سرا، کیونکہ یہ جو ٹیچنگ اسٹنٹس ہیں، دو تین Steps میں اپوائنٹمنٹس ان کی ہوئی ہیں تو May be جو Step one میں آئے ہیں، وہ Most senior ہوں گے، جو Step two میں آئے ہیں، وہ اس کے بعد ہوں گے، جو Step three میں ہیں، وہ اس کے بعد سینئر کاؤنٹ ہوں گے۔ اب مشتاق غنی صاحب بہتر بتا سکتے ہیں کہ ان دو مطالبوں میں ان کا کونسا مطلب ہے؟

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب!

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب! پبلک سروس کمیشن سے بھی لیکچرارز آنا شروع ہو گئے ہیں اور ڈھائی تین سو لیکچرارز انہی دنوں میں ہمارے پاس آچکے ہیں۔ اب ان کا نوٹیفیکیشن تو ظاہر ہے اب پہلے ہو گیا ہے، ان کا اب ہوگا، ایکٹ کے بعد ہوگا۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے اور پھر یہ جو ہمارے پاس Already staff موجود ہے، اگر ان کی سنیارٹی ان کے ساتھ Clash کر گئی، یہ ایک اور نیا بہام پیدا ہو جائے گا Within the Service of Lecturers because جب ان کو اپوائنٹ کیا گیا تھا As a Teaching Assistants تو یہ آئیڈیا نہیں تھا کہ At some stage they will be regularized لیکن بعد میں یہ ہم سب کا Consensus ہوا کہ ہم ان کو ریگولرائز کرتے ہیں اور ان کی پرفارمنس بھی بہتر رہی ہے پورے صوبے کے اندر اور ان کی اپوائنٹمنٹ بھی بالکل پبلک سروس کمیشن کے طریقہ کار کے مطابق ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے کی تھی اور ایک نمبر کی بھی ان کو رعایت Even interview کا بھی، وہاں پر تو پھر بھی انٹرویو کے مارکس ہوتے ہیں، ہم نے تو وہ بھی اس ڈیپارٹمنٹ نے نہیں رکھے تھے تاکہ Totally transparent, so چیز ہو گئی، آج ہم ان کو ریگولرائز کر رہے ہیں،

اب اس کے بعد ایک نئی لڑائی کھڑی ہو جائے گی Within the department, among the lecturers seniority, so اس کے اوپر میٹنگ ہوتی رہی اور سارے ایکسپرٹ لوگ اس میں موجود تھے۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ بڑے عرصے بعد یہ اتنا خوش گوار دن آیا ہے اور یہ ٹیچنگ اسسٹنٹس آج چونکہ ان کے چسروں پر بڑی مسکراہٹ ہے، خوشی ہے، یہ ہم سب کی بڑی کامیابی ہے، ان کی اپنی بڑی Efforts ہیں تو ہمیں اس کو پاس کر لینا چاہیے اور اگر کوئی امنڈمنٹ لانا چاہتا ہے تو بعد میں لے آئیں، ہم اس کو دیکھ لیں گے، یہ تو کسی وقت بھی لائی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: لیکن اس کو تھرو کر دیں تاکہ وہ خوشی سے اپنے گھروں کو جاسکیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: معراج ہمایون ہے، محمود جان۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کو امنڈمنٹ کیلئے Stress نہ کریں پلیز۔

جناب سپیکر: By number, by number آپ پیش کریں تاکہ میں بس فائل کروں۔ Madam Meraj! Please. 'Passage Stage', Madam! 'Passage Stage'-----

جناب محمود جان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد محمود جان آپ پڑھ لیں گے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو ویری میچ۔ سپیکر صاحب! ما بہ ہم دغہ خبرہ

I may be allowed to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lectures Bill, 2017 may be passed. Let us regularize them، یہ پاس کر لیتے ہیں،

جناب سپیکر: پلیز آپ یہ Passage پڑھیں۔

غیر سرکاری مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ریگولرائزیشن آف سروسز آف ٹیچنگ

اسسٹنٹس بطور لیکچررز مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Ms: Meraj Humayun Khan: I may be allowed to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lectures Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: Mehmood Jan!

Mr. Mehmood Jan: Thank you, Janab Speaker Sahib. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lectures Bill, 2017 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Teaching Assistants as Lectures Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب دو باتیں کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ مشتاق صاحب۔  
مشتاق غنی صاحب۔

### رسمی کارروائی

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں تمام ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپوزیشن کا، حکومتی، نچر، کا کہ ان سب نے Unanimously یہ اتنا Burning issue تھا ہمارے ٹیچنگ اسٹنٹس کا اور جیسے پہلے میں نے کہا کہ ہمیں بہت زیادہ Satisfaction ہے ان کے Work and Conduct سے اور پورے صوبے میں پچھلے تین چار سال جس طرح انہوں نے کام کیا، انہوں نے گریڈ 20 کے Against بھی ڈیوٹی کی، 19 کے Against بھی کی، 18 کے Against بھی کی، 17 کی اور ہماری جتنی Deficiencies تھیں کالجز میں، ان ہمارے Male اور Female ٹیچنگ اسٹنٹس نے پوری کیں۔ (تالیاں)  
ہمارا ڈیپارٹمنٹ جناب سپیکر! شروع سے ہی اس حق میں تھا کہ ہم ریگولرائزیشن کر دیں ان کی۔ میں آپ کا بھی بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بھی Out of the way ہو کے بھی ہماری اس میں مدد کی اور رہنمائی کی ہمیشہ اور ہم کوشش کرتے رہے ماضی میں بھی کہ کسی طرح ریگولرائزیشن ان کی ہو جائے، اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ اور اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ بہت بڑے Hurdle تھے، وہ ہم سے نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر بہر کیف ہم نے یہ راستہ اپنایا اور اسمبلی کے Route سے ہم آئے اور آج اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے 772 جو ہمارے لیکچررز ہیں، یہ ٹیچنگ اسٹنٹس اب یہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے، یہ خود بھی بڑا خفا ہوتے ہیں کہ ہمیں ٹیچنگ اسٹنٹس کیوں کہتے ہیں، When they are performing their duties of Lectures, so today onward ان کو ہم لیکچررز کہیں گے اور آج سے وہ لیکچررز ہیں اور مجھے امید ہے کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ جو ہے، (تالیاں) اور آگے بڑھے گا اسی جرات کے ساتھ اور میرا یہ بھی

وعدہ ہے کہ جو فائنا کے ایڈہاک لیکچررز کا ایشو آپ کے سامنے آیا ہے، اس کو کیبنٹ نے بھی ایک سٹیج پر مسٹر دکر دیا تھا، میں اس وقت ملک سے باہر تھا۔ میں نے ایک سمیری چلائی ہے چیف منسٹر صاحب کو تاکہ کیبنٹ اپنے اس Decision کو واپس لے۔ ان شاء اللہ جب کیبنٹ میں آئے گا تو ہم کو شش کر کے اس Decision کو واپس کروائیں گے اور جو سپریم کورٹ میں کیس کیا ہوا ہے، وہ ہائی کورٹ نے چونکہ ان کے حق میں فیصلہ دیا ہوا ہے تو ہم اس پر ورکنگ اور Expedite کریں گے اور One way or the other ان شاء اللہ ایک دن آئے گا کہ ہم ان کو بھی ریگولرائز کریں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: Good۔ سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب، اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں آپ کا اور سارے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ واقعی جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ آج ہمارے لئے بھی اور جوگیلریز میں منسٹر صاحب نے پابندی بھی لگائی کہ آج سے ہم ان کو لیکچررز کہیں گے تو ان لیکچررز کیلئے بڑی خوشی کا مقام ہے، ہمارے لئے بھی اور مجھے یاد ہے کہ پچھلے دو ڈھائی سال سے پریس کلب کے سامنے ان لوگوں نے دھر نے دیئے۔ اسی طرح اسمبلی کے باہر ان لوگوں نے احتجاجیں کیں اور پتہ نہیں ان لوگوں کو کس نے بتایا کہ بنی گالہ پہنچ جائیں تو آپ لوگوں کا کام ہو جائے گا اور یہ جب بنی گالہ پہنچے تو میرے خیال میں آج ہم سارے بالکل Alert یہاں پر بیٹھے ہیں۔ تو میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اور ساتھ تمام سرکاری ملازمین کو یہ نسخہ بھی دیتا ہوں کہ جن جن سرکاری ملازمین کے مسائل رہتے ہیں، (تالیاں) ان کو وہاں پہنچنا چاہیئے۔ Really جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا، ہمیں بھی معلومات آتی رہیں کہ کالجز میں ان لوگوں کا جو Role رہا ہے Really appreciable, appreciate کرتے ہیں اور آج سے چونکہ ظاہر ہے انسان کی ضرورتیں ہوتی ہیں، جو جاب سیکورٹی ہے وہ Must ہے اور ہم یہی سمجھتے ہیں کہ آج سے ان لوگوں کو جاب سیکورٹی مل گئی ہے۔ ان لوگوں سے یہی توقع ہے ان شاء اللہ کہ جس طرح ان لوگوں نے پہلے ڈیلیور کیا ہے، آج کے بعد تو بڑی خوشی سے دلجمعی کے ساتھ اپنے صوبے میں تعلیم عام کرنے کیلئے اپنی سروسز جو ہیں وہ ڈیلیور کریں گے۔ آخر میں سپیکر صاحب! آپ کا اور سارے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوبارہ ان لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، ایک منٹ۔ جی، منور خان صاحب، منور خان صاحب۔



جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے مسٹر سپیکر! منسٹر صاحب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طریقے سے موجودہ جو لیکچررز بیٹھے ہیں، یہ آپ کی کوشش تھی اور یہ خاصکر میں ان لوگوں کو بھی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے کافی عرصہ سے یہ Struggle کی اور آپ نے ان کا ساتھ دیا اور میں منسٹر صاحب کا شکریہ تو یقیناً ادا کروں گا لیکن مسٹر سپیکر! جس طریقے سے ہائر ایجوکیشن نے ان بے چاروں کو رالایا اور بالکل یہ مایوس ہو چکے تھے، ویسے سردار حسین بابک صاحب نے کہا کہ میرے خیال میں ان کو کسی نے مشورہ دیا ہے، اچھا مشورہ دیا ہے کیونکہ مسٹر سپیکر! یہاں پہ آپ کی بات بھی نہیں مانی گئی اور ہائر ایجوکیشن اس پہ طرح طرح کے اس میں وہ ڈال رہے تھے، رکاوٹیں ڈال رہے تھے، میں اس بندے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ بنی گالہ جائیں اور بنی گالہ کی طرف سے جو یہ خوشخبری ان لوگوں کو ملی ہے، میں جناب منسٹر صاحب کا، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ یقیناً جتنے بھی اسمبلی میں ممبران بیٹھے ہیں، لیکچررز تو ٹھیک ہے ریگولر ہو گئے لیکن ان میں تمام ممبران نے اپنا Role play کیا ہے اور یہ جس طرح ان کو خوشی ہے، میں ان کو جتنے بھی لوگ گیلری میں بیٹھے ہیں، ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ اسمبلی میں بعض لوگ کہتے ہیں اسمبلی ممبران، اسمبلی میں بیٹھے کیا کام کرتے ہیں، آج اس اسمبلی نے ثابت کر دیا ہے کہ اسمبلیاں اس قسم کے کام کرتی ہیں، (تالیاں) جو آج انہوں نے کر کے دکھایا ہے۔ میں یہاں پہ ان سب حضرات کا جنہوں نے اس میں اپنا Role پیش کیا ہے خاصکر مسٹر سپیکر! آپ کا کیونکہ From very beginning آپ ان کے ساتھ تھے اور میں سب کا شکریہ ادا کروں گا۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: محمود جان۔

جناب محمود جان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زہ د ٲولو نہ مخکبھی د خپل صوبائی حکومت، د ٲولو ممبرانو د اپوزیشن، د حکومتی بنچر، د وزیر تعلیم مشتاق غنی صاحب او دا کوم لیکچررز چھی اوس دی دوی ته مبارکباد ور کومه او ستاسو د ٲولو شکریہ ادا کومه چھی دوی کوم محنت او کرو، پہ دیکبھی معراج ہمایون او ما مشترکہ دا بل راوہے وو او پہ دہی جدوجہد کبھی ہغوی سرہ مونہہ ولا ٲوو جی پہ شریکہ باندہی جی او نن دا بل الحمد للہ ٲاس شو، نوزہ د گیلری دنہ چھی کوم ملگری ناست دی، پہ Lobby کبھی ناست دی، پہ کوم ٲائی کبھی ٲول ناست دی، ٲولو ته مبارکباد ور کومه، دا زمونہہ د خیبر پختونخوا د

گورنمنٹ یو غت Achievement دے۔ خنگہ چہ زونبرہ ورور او وئیل چہ تاسو خنگہ اسمبلئ تہ خئ تاسو خہ کوئ، نون مونبرہ تول چہ کوم دلنہ کبئ اپوزیشن والا ناست دی او کہ دا تریژری بنچز والا ناست دی، مونبرہ تول دا وئیل چہ شو چہ مونبرہ د عوامو د حقوق د پارہ دلنہ راغلی یو او هغوی له خپل حق ور کوؤ جی۔ تھینک یو ویری میچ۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکر یہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں آج جتنے بھی Beneficiaries

ہیں، ان کا جو بل پاس ہوا ہے، ان کو تہ دل سے اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں، یہ ان کی کافی Struggle تھی بہت۔ اس میں انتہائی Genuine لوگ اور میرٹ پر آئے ہوئے لوگ بہت Learned اور Capable لوگ، جس طرح مشتاق غنی صاحب نے کہا کہ ان لوگوں نے اپنی اس پرفارمنس میں مختلف سطح کی ذمہ داریاں بخوبی ادا کیں تو مجھے بہت خوشی ہے، میں آپ کو مبارکباد دینا چاہوں گی مسٹر سپیکر! کہ آپ نے اپنی ذاتی Interest لی اور آج ایک ریگولر دن جس میں زیادہ تر گورنمنٹ بزنس ہوتا ہے، آپ نے اس کو پرائیویٹ ممبرز کے طور پر اجازت دی کہ ان کا بل لایا جائے اور پھر میں مبارکباد دوں گی محرمین میڈم معراج ہمایون صاحبہ کو، جناب محمود جان صاحب کو، سردار ادریس صاحب کو کہ انہوں نے یہ بل موؤ کیا۔ پھر میں مبارکباد دینا چاہوں گی اور شکر یہ بھی ادا کرنا چاہوں گی ان تمام اپنے آزیبل ممبرز کا جنہوں نے امنڈ منٹس موؤ کیں لیکن ایک اچھے Cause کیلئے

انہوں نے Unanimously ساری امنڈ منٹس Withdraw کیں۔ جناب سپیکر! یہ میں سمجھتی ہوں کہ ایک بہت Genuine ایک ہے جس کیلئے حکومت جو ہے اس کو Accept کر لینا جو بھی Reason ہو جیسا کہ میرے بھائی سردار بابک صاحب نے یا منور خان صاحب نے کہا، میں اس کی ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گی لیکن جو بھی Reason ہو پبلک کی جو رائے عامہ ہے، وہ "زبان خلق نقارہ خدا" ہوتی ہے، اس کے سامنے پھر حکومت بھی ہتھیار پھینک دیتی ہے چاہے جس سطح سے بھی وہ آئے۔ میں سمجھتی ہوں مجھے خوشی ہے کہ آج تین اور Bills بھی Introduce ہو گئے اور مجھے یقین ہے ان شاء اللہ و تعالیٰ ایسی ہاؤس اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے جو ایمپلائز ہیں Establishment of Monitoring and Evaluation یا پھر جو کہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی جو Capacity Building ہے، ان کے ایمپلائز ہیں یا پھر اس کے بعد Capacity Building Planning and Development اور ساتھ ہی

Pakhtunkhwa Employees of Energy and Power Department کی ریگولر انٹرنیشن کے Bills بھی چونکہ آج Introduce ہوئے ہیں، وہ بھی بہت جلدی اس ہاؤس میں آپ ان کو لائیں گے ایجنڈے پہ اور ان کو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اسمبلی پاس کر کے اپنا فریضہ ادا کرے گی اور جس طرح Unanimity آج اس ہاؤس کی تھی حالانکہ آج ٹریڈری پنچر میں میں تعداد کو بہت کم دیکھ رہی ہوں لیکن جس طرح ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کی وجوہ ہیں، کوئی جلسہ ہے آج شاید تو اس کی وجہ سے، لیکن چونکہ اس Cause میں ہم سب اکٹھے ہیں اسلئے اس ہاؤس نے میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایک اچھا ثبوت دیا ہے، ایک ان کے ساتھ Solidarity کا مظاہرہ کیا ہے، ان کی جو محنت ہے اس کو انہوں نے Accept کیا ہے اور میں چاہوں گی کہ اب ہمارے جو نئے لیکچرارز ہیں وہ اور اپنی تندہی کے ساتھ حل کریں اور جس طرح ایشورنس دی ہے مشتاق غنی صاحب نے کہ ان شاء اللہ ان کی سناریو اور ان کے مسائل پہ یہ مسائل نہیں پیدا ہوں گے تو اس کو بھی بخوبی طریقے سے محکمہ جو ہے وہ حل کرے گا۔ میں ایک مرتبہ پھر ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر صاحب! (مداخلت) آپ اس کے بعد۔ فخر اعظم وزیر، اس کے بعد ملک صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ آپ کی کوششوں سے یہ بل پاس ہو گیا۔ اس میں تمام اراکین اسمبلی کی کوششیں شامل تھیں جو کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ہیں لیکن سپیکر صاحب کا میں شکر گزار ہوں کیونکہ وہ پہلے دن سے اس میں Interested تھے تاکہ یہ بل پاس ہو اور میں ان اراکین اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے امنڈ منٹس لائی تھیں لیکن اچھے Cause کیلئے انہوں نے اپنی امنڈ منٹس واپس لیں ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور آج اس اسمبلی نے جو ایک تاریخی کام سرانجام دیا ہے تو میں بھی توقع کرتا ہوں کہ آگے بھی ان شاء اللہ اسی نقش قدم پر چلیں گے اور جناب سپیکر صاحب! اور جو Bills ہیں جو آج ہم نے Introduce کروائے ہیں تو میری اس اسمبلی سے یہ استدعا ہے کہ ان کو بھی آپ جلد از جلد پاس کر لیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ بھی آج ہی پاس ہوتے One go میں کیونکہ جب یہ بل اس پہ ٹائم گزر جاتا ہے تو پھر یہ معاملہ لمبا ہو جاتا ہے لیکن پھر میری استدعا ہے کہ ان کو آپ اسی Next Session میں یاد و سرے سیشن میں اس کو پاس کروائیں کیونکہ وہ بھی ملازمین کا معاملہ ہے تو میں Once again

تمام اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ توقع کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ Next وہ بھی ان کی طرح ریگولرائز ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ملک شاہ محمد! شاہ محمد۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! دا ما موؤ کرے وو نو پکار دا دہ

چی زہ ئے پیش کرم۔

جناب سپیکر: ایک منٹ پلیز۔ ملک شاہ محمد، اچھا جی، ملک شاہ محمد صاحب!

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب

سپیکر صاحب۔ ہم آج اس بل کو پاس کرنے پر تمام اپوزیشن اور حکومتی بچوں کو خوش آمدید کہتے ہیں، ان کا

شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایک بات میں یہاں کرنا چاہتا ہوں چونکہ منسٹر صاحب سیٹ پہ بیٹھا نہیں ہے کہ جو

فائنا کے لیکچررز ہیں ان کو ریگولر نہیں کیا گیا ہے چند ٹیکنیکل اس میں پیچیدگیاں ہیں، میں منسٹر صاحب سے

Promise لینا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے اس کرسی سے، کہ وہ بھی ہمارے سچے ہیں، وہ ہمارے بھائی

ہیں جو فائنا کے لیکچررز ہیں، ان کا بھی آج منسٹر صاحب ہمارے ساتھ Promise کریں، آپ کی اس کرسی

کی وساطت سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ جلد از جلد جو ٹیکنیکل غلطیاں ہیں ان کو دور کیا جائے اور بغیر دھرنے

کے اور بغیر پسیلوں کے اور روڈوں پر آنے کے بغیر منسٹر صاحب سے یہ جواب مانگنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس نے آپ سے پہلے بتا دیا ہے، آپ اس وقت نہیں آئے تھے۔

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ: نہیں، ہم موجود تھے لیکن ہم نے ان کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس نے Commit کیا ہے کہ ہم فائنا کے سب کو کرنا چاہتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ: منسٹر صاحب خود اس کی وضاحت کریں جناب سپیکر صاحب،

شکریہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! میں اس پر فائنل بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا یہ اعزاز الملک صاحب بات کر لیں، آپ فائنل میں پھر وائنڈ اپ کریں گی۔ اعزاز الملک

صاحب!

جناب اعزاز الملک: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ پہ دے اہم موقع باندی زہ ستاسو شکر یہ ادا کوم، د پورہ ایوان شکر یہ ادا کوم چي کوم لیکچررز دی، د هغوی هم یو بنیادی مسئلہ حل شوه او د دے نہ مخکبني هم په زرگونو ملازمین په مختلفو شعبو کبني د هغوی مسائل حل شوی دی، زه په هغی باندی هم صوبائی حکومت ته مبارکباد پیش کوم او دا یقین ساتم ان شاء اللہ چي په مختلفو شعبو کبني ډیر کم کسان پاتي دی، چرته او یا، چرته ایک سو بیس او باقی چي کومې ورخي زمونږ د اسمبلی دی، زما دا یقین دے چي ټول سرکاری ملازمین به چي هغه په مختلفو شعبو کبني دی، د هغوی به هم ان شاء اللہ مشکلات به هم په دے حواله سره حل شی۔ یو اضافی خبره کوم جی چي په دے باندی زه لیکچررز صاحبانو ته هم مبارکباد پیش کوم، ډیپارٹمنٹ ته هم پیش کوم، د هغوی والدینو ته او پوره قوم ته مبارکباد پیش کوم۔ اضافی خبره دا چي دا سیشن، دا اجلاس زمونږه مازیگر ته رسی او مازیگر د بانگ په ټائم کبني خو یو خاموشی ضروری ده، د هغی جواب ورکول په مونږ باندی لازم دی خو اجتماعی مونځ د پاره که مونږ وقفه کوؤ نو دا به انتہائی ضروری خبره وی او د اجتماعی گناه نه به بچ شو، نو بیا هم که فرض کړئ مونږ دا سلسله جاری ساتو نو دا به بنه وی۔ بس دا زما درخواست دے۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بس میڈم، میں معراج ہایون کو آخری چانس دیتا ہوں تاکہ پھر آگے اجلاس، اوکے۔ معراج ہایون!

محترمہ معراج ہایون خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، معراج ہایون! پلیز۔

محترمہ معراج ہایون خان: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ ستاسو ډیره ډیره مننه جی، نه صرف د دے د پاره چي نن تاسو دا اجلاس او کړو او Despite چي هغه نن یو لوئي Event روان دے د پاکستان تحریک انصاف او تاسو بیا هم دا دغه راوستو، دا بل راوستو او مونږه دغه او کړو او زه موهم رااو بنکلم بیا د اسلام آباد نه واپس راغلم د دے د پاره او دا ځکه چي ما دا ډیره ضروری گنرله۔ ایجوکیشن ډیپارٹمنٹ کبني Tension نه دی کول پکار زه ډیره خوشحاله شوم۔ زه ډیر

Appreciate کوم د منسٹر صاحب د آخری سپیچ، میں Appreciate کرتی ہوں کہ مشتاق صاحب نے آخر مان ہی لیا کہ ان لوگوں کی بہت ہی زیادہ Contribution تھی، بہت محنت ان لوگوں نے کی تھی، Qualification wise اور پھر باقاعدہ ٹیسٹ دے کر یہ آئے تھے تو کوئی بات نہیں تھی کہ اگر ان کو ہم جلدی وہ کر لیتے بغیر اتنی جدوجہد کے، اگر ڈیپارٹمنٹ خود Recognize کر لیتا اور Acknowledge کر لیتا اور ان کو ایڈجسٹ کر لیتے Vacant Posts پر۔ ہمارے پاس بہت Vacant Posts ہیں تو پہلے ہمیں Impression نہیں مل رہا تھا کیونکہ زیادہ اپوزیشن آرہی تھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، تو بہت بہت میں شکریہ ادا کرتی ہوں آپ کا، سارے اپنے Colleagues کا کہ جنہوں نے ہم سب کا ساتھ دیا، ہمارے بل کا ساتھ دیا، گورنمنٹ سائڈ کا اور میرے ساتھ جو موڈرز ہیں اور میں آخر میں میں پھر کہتی ہوں کہ دیرہ دیرہ مننہ جی او مبارکی د تولو د پارہ، دا د تولو د پارہ د خوشحالیٰ خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: ستار صاحب، ستار صاحب، مسلم لیگ کی نمائندگی کریں۔ ستار صاحب!

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ وہ ستار صاحب بس بات کر لیں گے، ستار صاحب۔ جی جی، ستار صاحب!

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر صاحب! میں بات کرنا چاہتی ہوں کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کر لیں گی آمنہ؟

محترمہ آمنہ سردار: سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو بس آپ مسلم لیگ نون کا، آمنہ وہ کر لیں۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! آپ تو نہیں دے رہے اس پر موقع، سر! یہ مائیک تو میرا آن ہو گیا، یہ دیکھیں

سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ ریزولوشن کی بات کر رہی ہیں آپ، اس کے بعد۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، بہت شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا اسلئے شکریہ ادا کریں گے کہ

آپ نے پرائیویٹ ممبرز ڈے نہ ہونے کے باوجود پرائیویٹ بزنس لیا، اس کیلئے ہم خاص طور پر آپ کا

شکریہ ادا کریں گے اور ہم چاہیں گے کہ آپ یہ پریکٹس کبھی کبھی کیا کریں تاکہ جو ناراض پرائیویٹ ممبران

ہوتے ہیں، وہ بھی آپ سے راضی ہو جایا کریں۔ بہر حال بہت مبارکباد تمام لیکچررز کو اور تمام جو ہمارے

موؤرز لے کر آئے اور امنڈ منٹس جنہوں نے پیش کیں، بہت خوشی ہوئی کہ آخر کار منسٹر صاحب کا دل موم ہو گیا۔ اب خواہش یہ ہے کہ فائنا والوں کا جب آئے تو ان کا دل بالکل پگھل چکا ہو تو یہ دعا ہے کیونکہ انہوں نے چوتھا سال ہے، وہ بے چارے چکر لگا رہے ہیں اور وہ بہت زیادہ سٹرائیک پہ بھی نہیں ہیں، رمضان کا پورا امینہ انہوں نے سٹرائیک میں گزارا تو ابھی ہم چاہیں گے کہ وہ اساتذہ سٹراکوں پہ نہ ہوں جو ان کی Proper جگہ ہے، اس سوسائٹی کا سب سے اہم اور سب سے قابل احترام حصہ جو ہے وہ ہمارے اساتذہ ہوتے ہیں۔ بہت شکر ہے۔

**جناب سپیکر:** شکر ہے، میڈم عظمیٰ کیا کہنا چاہتی ہیں، وہ آپ کی نمائندگی تو ہو گئی۔  
**محترمہ عظمیٰ خان:** تھینک یو منسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! تمام اپوزیشن ممبران نے حکومتی خالی کرسیوں کو مبارکباد دی ہے، امید ہے آپ ان کو پہنچادیں گے جو ممبران موجود نہیں ہیں۔ سر! میرا مین پوائنٹ یہ ہے کہ آپ نے سیشن کے شروع میں ”Petitions Committee“ اور ”Panel of Chairmen“ انوائس کیا تھا، تقریباً ٹوٹل دس ممبرز بنتے تھے اور ان دس میں ایک بھی فیملی نہیں ہے، اپوزیشن نہ ہو تو کم از کم ٹریڈیو۔ نیچر کی خاتون ڈالا کریں لیکن Proportion ٹھیک رکھا کریں۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔

**جناب سپیکر:** مشتاق غنی صاحب!

**جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم):** بہت شکر ہے۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج اس خوشی کے موقع پہ ہمیں معاف کیا جاتا تو زیادہ بہتر بات تھی کہ ہم سب نے Collectively ایک اچھا کام کیا اپنے ان بھائیوں اور بہنوں کیلئے۔ آپ نے، منور خان صاحب نے اور معراج ہمایون صاحبہ نے جو بات کی کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، یہ ڈیپارٹمنٹ شروع دن سے ان ٹیچنگ اسٹنٹس کو پتہ ہے کہ ہم نے کتنی سمریاں موؤکیں، کتنی میٹنگز کیں، ہم نے سیکرٹری لاء، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، چیف منسٹر کے ساتھ اور کتنی زیادہ ہم نے کوششیں کیں، ان کیلئے بھی اور فائنا کے ایڈہاک لیکچرز کیلئے بھی، میرے ساتھ کتنی دفعہ ان کی میٹنگز ہوئیں۔ ہم ہر لمحے، ڈیپارٹمنٹ ان دونوں کنیگریز کے ساتھ کھڑا رہا، کوئی بھی اگر ہمارا سیکرٹری اگر آیا ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں خوش قسمتی یا بد قسمتی سے سات سیکرٹریز ابھی تک آچکے ہیں، ہر سیکرٹری ان کے ساتھ کھڑا رہا، وجہ یہ تھی کہ منسٹر ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑا رہا اور سپیکر ہمیشہ اس کے پیچھے ہمارے سر پہ کھڑے رہے کہ جو بھی یہ چیزیں ہیں اور یہ ایجوکیشن میں بہت زیادہ پرسنل انٹرسٹ لیتے ہیں

تو ایک ڈیپارٹمنٹ کے پارٹ پہ کوئی قصور کبھی بھی نہیں تھا اور ہم نے Always کو شش کی ہے اس سلسلے میں اور جو فائنا کی میں نے شاہ محمد خان صاحب وزیر، میں نے اس کی Clarification دی تھی کہ یہ لوگ جو ہیں یہ فائنا کے ایڈہاک لیکچررز ہیں اور اس پر ہم نے سمری موو کی تھی جو کیمینٹ میں گئی اور کیمینٹ میں آپ بھی اس کے ممبر ہیں، میں تو نہیں تھا، آپ سب نے اس کو Reject کر دیا اور میں جب میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا، واپس آیا مجھے پتہ چلا تو میں نے دوبارہ وہ سمری موو کر دی اور اب میں آپ سب سے گزارش کروں گا کہ کیمینٹ میں جب وہ سمری آئے، اس کو دوبارہ Revisit کریں اور ان کا جائز مطالبہ ہے اسے ہم پورا کریں۔ دوسرا ان کا کیس لگا ہوا ہے ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ میں چلا گیا ہے، اب تو سپریم کورٹ بھی Definitely ان کے حق میں فیصلہ دے گی اور وہ اگر اس طرف سے نہیں ہوگا تو کورٹ کی طرف سے چونکہ ہائی کورٹ نے Already ان کے Favour میں فیصلہ دیا ہوا ہے تو وہاں سے Decision آجائے گا اور Department is bound to regularize them، تو ان کا اتنا مشکل مجھے نہیں لگتا، مشکل تھا ان کا، ٹیچنگ اسٹنٹس کا، جو معرکہ آج ہم سب نے سر کر لیا، جب یہ معرکہ سر ہو گیا ہے تو ان شاء اللہ فائنا کا معرکہ بھی ہم جلد سر کر لیں گے۔ بہت بہت شکریہ آپ سب کا۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب منزل اس پر دو باتیں کرنا چاہتے ہیں، میں نے تو کہا کہ تھوڑا گورنمنٹ کی بھی ہوتا کہ ایک ڈیپٹ ہو جائے اس کے اوپر لیکن اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو No issue. جناب سردار حسین: شکریہ، شکریہ، سپیکر صاحب! شکریہ۔ سپیکر صاحب! یہ جو بل مائنز کے حوالے سے پیش ہوا ہے ان شاء اللہ پھر میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ تو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر ہو جائے، لاء منسٹر صاحب بھی چلے گئے، تمام منسٹرز چلے گئے۔

جناب سپیکر: میں اسلئے کہتا ہوں کہ ایک تو سردار حسین صاحب! یہ جب۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مشتاق غنی صاحب کو تو، مشتاق غنی صاحب کو تو نہیں جانا چاہیئے تھا، وہ تو ایک

Spokesperson ہیں حکومت کے، تو Kindly، قلندر لودھی صاحب ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! ایک منٹ میں چاہتا ہوں کہ اس پر پوری ڈسکشن کریں آپ، آپ پوری ڈسکشن کریں اس پر، لیکن یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو تب جائے گا جب Consideration Stage پر چلا جائے۔



جناب سردار حسین: I know, I know لیکن سپیکر صاحب! صرف آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ حکومت یہ جو بل لارہی ہے، اس میں ایک تو یہ ہے کہ جتنے بھی ہمارے سٹیک ہولڈرز ہیں صوبے کے، میں دو تین منٹ صرف لینا چاہتا ہوں، بڑا Positively، ظاہر ہے معدنیات ہمارے صوبے کی آمدن کا بہت بڑا ذریعہ ہے، بہت بڑا ذریعہ ہے اور ایک زمانے سے ہمارے صوبے کو معدنیات سے، انیسہ بی بی بھی ماشاء اللہ ایکس منسٹر رہی ہیں منزل کی، یہ جو نیابل ہے لگ ایسا رہا ہے کہ جو ہمارے صوبے کے اپنے سال ساز کے جو انویسٹرز ہیں، لگ ایسا رہا ہے کہ ان کے راستے بند ہونے جارہے ہیں، میں مثال دے سکتا ہوں سپیکر صاحب! کہ Suppose کوئی فرد نئے بل کے مطابق تین Leases سے زیادہ اپنے نام نہیں کر سکتا، اب یہ کیا بات ہوئی، یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے، میں مثال دے سکتا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کے آئریبل سپیکر ہیں، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے بھی آپ چیئرمین ہیں، اسی طرح میں ایک سینڈنگ کمیٹی کا ممبر ہوں یا کوئی بھی فرد، یعنی انویسٹرز جو ہمارے اپنے صوبے کے ہیں اور یہ میں اسی لئے بالخصوص کہتا ہوں کہ جو ہمارا صوبہ ہے، بد قسمتی سے یہ دہشتگردی کا مارا ہوا صوبہ ہے، دہشتگردی نے ہماری معیشت کو تباہ کیا ہوا ہے، دہشتگردی نے ہماری اقتصاد کو بری طرح متاثر کیا ہے، اسی طرح یہ جو Leases ہوتی ہیں، ان کے ایریا بھی ہوتے ہیں، یعنی Two hundred Acres سے زیادہ ایک Lease ایک بندہ اپنے نام نہیں کر سکتا، اب یہ کوئی پیداواری زمین تھوڑی ہے، یہ تو مانسز ہیں، یہ تو کئی سوائیکٹ پر محیط ہوتی ہیں، کئی ہزار ایکڑ پر محیط ہوتی ہیں۔ اسی طرح سپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ کی، میں یہی کہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ کی، میں کیا کہوں ڈیپارٹمنٹ کی کمزوری کی وجہ سے پچاس پر سنٹ ایسے کیسز پڑے ہیں جو لینڈ اور لیز ہولڈر کے بیچ جو مسائل ہیں، اس کی وجہ سے پڑے ہیں۔ اسی طرح ہمارے صوبے میں Six hundred ایسی درخواستیں ہیں جو Leases کی Renewal اور الاٹمنٹ کیلئے پڑی ہیں اور یہ بھی ہمیں دیکھنا چاہیے کہ 2005 ایکٹ کے مطابق Application کی جو فیس تھی وہ 1950 تھی لیکن ابھی بڑھ کر 18000 ہو گئی ہے، 18000۔ اسی طرح Renewal کی جو فیس تھی 2005 کے ایکٹ کے مطابق دس ہزار تھی لیکن اب یہ ایک لاکھ روپے ہو گئی ہے۔ اسی طرح جو رائلٹی ہے یعنی پندرہ روپے فی ٹن وصول کرتے تھے، ابھی ساٹھ تک چلا گئی ہے، تو سپیکر صاحب! یعنی 30 کروڑ روپے تک، 30 کروڑ روپے تک جو لیز ہولڈر ہو گا وہ انویسٹمنٹ کرے گا یا انویسٹمنٹ کریں گے۔ تو ہمارا صوبہ جس طرح میں نے بتایا، آپ کے علم میں بھی ہے، سارے ہاؤس کے علم میں بھی ہے، ہمیں تو اپنے لوگوں کو Encourage کرنا چاہیے، مراعات ہم

دے نہیں رہے ہیں، ہمارے مینکس جو ہیں وہ لون دے نہیں رہے ہیں، کوئی اور سہولیات ہمارے پاس ہیں ہی نہیں، یعنی جتنے ہمارے لیز ہولڈرز ہیں، انہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت وہاں پر ڈیولپمنٹ کی ہے، وہاں پر روڈز بنائے ہیں، وہاں پر کافی کام کیا ہے۔ تو اسی طرح اتھارٹی کو اس طرح اختیار دینا کہ Suppose آپ کا لیز ہے یا کسی کا لیز ہے اور اس میں دوسری کوئی مائن نکل آئے تو بغیر کسی این او سی کے اتھارٹی وہ جو دوسری مائن ہے، منزل ہے، وہ کسی نئے بندے کو دے سکتا ہے، تو میرے خیال میں اخلاقی طور پر بھی دینی چاہیے اسی بندے کو جس کی لیز ہو، جو وہ لیز ہولڈر ہے، اگر اس کی لیز میں کوئی دوسری منزل نکل آئے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ اسی طرح موجودہ جو ہمارا سسٹم ہے 2005 کا ایکٹ، ہمارے پاس اتنی Capacity ہے کہ ہم 47000 Newcomers کو لیز دے سکتے ہیں، Leases allot کر سکتے ہیں۔ چار سال تک تو کوئی پالیسی نہیں تھی، دیکھا جائے تو یہی نظر آ رہا ہے کہ باہر کے لوگوں کیلئے راہ ہموار کی جا رہی ہے، باہر کے انویسٹرز کیلئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ اب ضابطہ تو اس طرح ہوتا ہے کہ اسی فیصلے کے خلاف ہمارے صوبے کی جو آرگنائزیشن ہے، وہ عدالت میں چلا گئی، عدالت نے بھی ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے تو میری یہی ریکویسٹ ہوگی، انیسہ بی بی جس طرح کہہ رہی ہیں، میں اس کو Endorse کرتا ہوں کہ Passage Stage پر میں کوشش کروں گا کہ میں حاضر ہوں، اللہ کرے کہ آپ بھی موجود ہوں لیکن یاد ہو کہ یہ جو-----

جناب سپیکر: میں نہیں ہوں گا تو ان شاء اللہ میڈم ہوں گی۔ (تہقہ)

جناب سردار حسین: یہ چلا جائے سٹینڈنگ کمیٹی میں تاکہ ہم جو لیز اور نر ایسو سی ایشن ہے، ان کو بلائیں، جو ہمارے لیز ہولڈرز ہیں، ان کو بلائیں، جو ہمارے لینڈ اور نر ہیں، ان کو بلائیں۔-----

جناب سپیکر: آپ کوشش کریں کہ امنڈمنٹ Properly لے کر لائیں۔

جناب سردار حسین: اور تمام سٹیک ہولڈرز بیٹھ کے یہ جو-----

جناب سپیکر: اور میرے خیال میں اچھا ہے اس پر Proper discussion ہو جائے۔ میں ایڈجرن

کرنا چاہتا ہوں۔-----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم! کوٹیک، میڈیا بھی آگے پیچھے ہو گیا، میرے خیال میں کوئی خاص نہیں رہا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: خیر ہے سر! یہ چونکہ ریکارڈ کی بات ہے، اصولاً تو یہ اس وقت Take up نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن بابت صاحب تو ہمارے بڑے لاڈلے ممبر ہیں اور ہم ان کی، سارے ہاؤس کی دونوں سائڈ والے بہت قدر کرتے ہیں اور ان کا جو Concern ہے، ٹائم سے پہلے جو Preemptive concern ہوتا ہے، اس کا ہم لحاظ کرتے ہیں، بات انہوں نے ٹھیک کی ہے سر! لیکن چونکہ یہ ایکٹ میں نے خود پاس کروایا تھا اسی ہاؤس سے، تو I was grateful کہ اس وقت سارے ہاؤس نے لحاظ کیا شاید کچھ تھوڑی بہت میری بھی، اور شاید بابت صاحب تھے نہیں، تو بنیادی طور پر یہ ایکٹ پاس ہو چکا ہے اور اس کی جو Reason ہے، ہر ایک جو بھی قانون آیا ہے، اس کے پیچھے ایک ہسٹری ہے، جو ان شاء اللہ جب ٹائم آئے گا ہم ڈیبٹ کریں گے تو میں یہ بیان کروں گی لیکن جو میرا پوائنٹ ہے، اس میں کوئی اہم نہیں ہے سر! کہ جب یہ Consideration Stage آئے تو اس کو ایک سلیکٹ کمیٹی میں بلا کے سب کو، اس وقت جو ایکٹ آیا ہے، وہ میں نے نہیں دیکھا ہے کہ اس میں کیا چیئنج آئی ہے، نہ ہی اس کو کورٹ نے Reject کیا ہے۔ یہ بھی میں آپ کو بتاؤں، چونکہ مائٹرز اور نرزا ایسو سی ایشن والے کورٹ میں گئے تھے اور انہوں نے رولز کو چیلنج کیا، اس کو ٹیکنیکل بنیاد پر انہوں نے واپس کیا کیونکہ سپریم کورٹ کی ایک رولنگ 12 اگست کو آئی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ کوئی بھی آرڈیننس، اس کو بھی کیبنٹ سے Approve کر کے اسمبلی میں بھیجا جائے۔ 25 جولائی کو یہ آرڈیننس پاس ہوا تھا اس فیصلے سے پہلے اور جب یہ آرڈیننس جب بل بن گیا، یہاں پر ہاؤس نے پاس کیا، اس وقت تک یہ Constitutional provision کے تحت آرڈیننس بھی ایک بل کی شکل ہوتا ہے، اس کیلئے کیبنٹ کی Approval نہیں ہوتی لیکن Anyway جس وقت یہ بات آئی، یہ بات صحیح ہے کہ رولز اس کے بعد بنے تھے اس فیصلے کے، تو جب یہ بات آئی اور یہ آئین پشاور ہائی کورٹ کی چیئنج کے سامنے آئی تو انہوں نے اس کو کہا کہ یہ دونوں ساٹھ دن کے اندر اندر اس کو پاس کرے۔ شاید یہ میرا خیال ہے 17 یا 18 اگست کو یہ فیصلہ آیا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ساٹھ دن کے اندر اس کے سارے فیصلے اس کے تحت جو ہے، اس کو انہوں نے Legal cover دیا اور یہ کہا کہ یہ ہاؤس سے اور کیبنٹ سے پاس کر کے دیا جائے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ اس کو چیئنج کریں، سپریم کورٹ فیصلہ کرے لیکن گورنمنٹ نے یہی سمجھا کہ اس کو دوبارہ کیبنٹ سے Approve کر کے پیش کر دیا جائے۔ اب اس کے اندر ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا یہ وہی ایکٹ ہے جو اس وقت پاس ہوا تھا یا اب اس میں منڈ منٹس ہو گئی ہیں؟

یہ بابک صاحب بھی پڑھیں گے اور میں بھی پڑھوں گی، آپ ہمیں اتنا ٹائم دیں کہ ہم اس میں امنڈ منٹس  
موو کر سکیں، اگر کوئی ایسی ہے اور میرے پاس بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو ٹائم ہے، وہ تو وہ ہو گیا، بل آپ کے پاس آ گیا ہے، ابھی آپ کے پاس ہے کہ آپ اس  
کو۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: ویسے تو سر! اگر آپ نے Monday کو یہ لگا دیا تو ہمارے پاس تو دو دن  
بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں Monday کو، Monday کو نہیں ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: اچھا تو بس پھر تو ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: بس Monday کو نہیں ہے، باقی ہو جائے گا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: تو پھر ٹھیک ہے پھر ہم امنڈ منٹس اس میں ڈال دیں گے اور یہ ڈبیٹ اس  
ٹائم پر ہو جائے گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, 16<sup>th</sup>  
October, 2017.

---

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 اکتوبر 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)